شیخ الحدیث مولانا محمد یونس حفظہ اللہ تعالیٰ
خطیب جامعہ سلفیہ فیصل آباد

معرفت الٰہی

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء و المرسلین اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

هُوَ الَّذِىٓ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ O يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ O وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ O وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِى الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ O وَهُوَ الَّذِى سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ O وَأَلْقَى فِى الْأَرْضِ رَوَاسِىَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ O سورۃ النحل

وہ وہی ذات ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے پانی اتارا ، جو تمہارا مشروب ہے اسی سے پودے وجود میں آتے ہیں جن سے تم اپنے جانوروں کے لئے چارہ حاصل کرتے ہو، وہ ذات تمہارے لیے اسی پانی سے کھیت ، زیتون، کھجور، انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتی ہے۔ بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں جو غور وفکر کرتے ہیں، اور اسی نے تمہاری خاطر رات اور دن، سورج ، چاند اور ستاروں کو ایک نظام کا پابند بنایا، یہ سب اسی کے حکم سے اس نظام کے پابند ہیں، اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں جو سمجھنے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں، اور جو کچھ اس نے تمہارے لیے زمین میں مختلف رنگ وصورت میں پھیلا دیا ہے بے شک

اس میں ان لوگوں کے لیے بڑی نشانی ہے جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ اور وہ وہی ذات ہے جس نے سمندر کو ایک نظام کے تابع کر دیا تا کہ تم اس سے تازہ گوشت کھاؤ، اور اس سے زینت کی چیزیں نکالو، جنہیں تم پہنتے ہو۔ اور تم دیکھتے ہو کہ بڑی بڑی کشتیاں سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی ہیں، تا کہ تم تجارت کے ذریعہ اس رب کا فضل تلاش کرو اور پھر اس کے شکر گزار بن جاؤ۔ اور اس نے زمین میں پہاڑ نصب کیے تا کہ زمین میں تمہارے لئے چلنا پھرنا آسان ہو جائے اور اس نے زمین میں نہریں اور راستے بنائے تا کہ تم منزل تک بآسانی پہنچ جاؤ۔

سید کائنات ﷺ نے مکی زندگی میں تیرہ سال تک اہل مکہ کو اور اس کے گرد و نواح کی بستیوں کو اللہ تعالی کے دین کی جانب بلایا اور تیرہ سال کے بعد پھر رب ذوالجلال نے آپ ﷺ کو مکہ سے ہجرت کرنے کا حکم دیا اور آپ سب مسلمانوں کو لے کر مدینہ منورہ چلے گئے۔

جب ہم سید کائنات ﷺ کی تیرہ سالہ دعوتی زندگی کو دیکھتے ہیں اور مکی دور میں نازل ہونے والے قرآن حکیم کی آیات پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تیرہ سالہ زندگی میں سید کائنات ﷺ کی دعوت کا انداز کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اپنی آیات نازل کر کے کس طرح اور کس انداز میں لوگوں کے ضمیر اور ان کی عقل کو جھنجوڑا، اور انہیں غور و فکر کرنے کی دعوت دی۔

تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس تیرہ سالہ زندگی میں سید کائنات ﷺ نے اپنے آپ کو پیش کیا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور اس کا پیغام لے کر تمہارے پاس آیا ہوں، مجھے اللہ کا رسول مانو، اور پھر اس کے بعد سب سے پہلی دعوت جو آپ ﷺ نے دی وہ یہ تھی کہ جس اللہ تعالی کو تم بھی اللہ مانتے ہو،، جس کے گھر کے تم متولی بھی ہو، جس کے گھر کا تم طواف کرتے ہو، اس رب کی صحیح معنوں میں معرفت حاصل کرو۔

اس کی معرفت حاصل کرنے کے بعد اس اللہ عز و جل کے سوا کسی اور کے سامنے جھکنا، سر جھکانا، سجدہ کرنا، کسی اور سے مانگنا کسی اور ذات پر اعتماد کرنا، سب کچھ چھوڑ دو گے۔ اگر تمہیں اللہ مالک الملک کی صحیح معرفت حاصل ہو جائے۔ تم جان لو کہ اللہ تعالی کن صفات، قوتوں اور

طاقتوں کا مالک ہے، تو پھر تم کبھی بھی اللہ سبحانہ وتعالی کے سوا کسی اور کے سامنے سر نہیں جھکاؤ گے نہ کسی اور کے سامنے اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ گے۔

دوسری چیز جس پر آپ ﷺ نے مکی زندگی میں زیادہ زور دیا وہ فکر آخرت تھی کہ اللہ تعالی کی معرفت اور اس پر ایمان لانے کے بعد سب سے بنیادی چیز تمہارے لیے آخرت کی فکر ہے، تمہیں اس عارضی اور فانی زندگی کی نہیں بلکہ اس لازوال زندگی کو حسین ترین بنانے کی فکر کرنی چاہیے جس میں موت کا تصور نہیں ہوگا اور اس زندگی سے پہلے ایک یوم حساب ہے جس میں تم نے اپنی اس زندگی کا حساب بھی دینا ہے اس دن تم سے اس زندگی کے ایک ایک لمحہ کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی اس لیے روز قیامت کی فکر کرو اور اپنی آخرت کو سنوارنے کی جستجو کرو۔

پھر رب ذوالجلال نے پہلی امتوں کے انجام سے باخبر کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی امتیں قوم لوط، قوم ثمود اور قوم ھود جن کو تم بھی جانتے ہو ان کی تباہ شدہ بستیاں تمہاری گزر گاہیں ہیں، انہی اقوام کے علاقوں سے تم گزرتے ہو، تم دیکھتے ہو کہ ان قوموں کا انجام کیا ہوا؟ دیکھو جو قوم بھی اللہ کو ماننے کے بعد اس کی توحید اور اس کے دین کو چھوڑ دے تو اس کا انجام نہایت خوفناک ہوتا ہے؟

اس تیرہ سالہ زندگی میں سید کائنات ﷺ نے لوگوں کو اللہ کی پہچان اور معرفت عطاء کی، فکر آخرت پیدا کی اور سابقہ قوموں کے انجام سے انہیں ڈرایا۔ ان آیات میں بھی اللہ تعالیٰ اپنی صفات کا تذکرہ کر رہے ہیں اس لیے کہ انسان کو جب کسی کی صحیح معرفت حاصل ہو جائے تو اس کی دلی کیفیت بدل جاتی ہے۔

ذرا اپنے گرد ونواح پر غور کیجئے! اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ فلاں پیر صاحب کے تعویذ بڑے کام آتے ہیں، فلاں پیر صاحب جس کو تعویذ دے دیں اس کی بگڑی بن جاتی ہے، اس کی مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں، اس کی تجارت کو چار چاند لگ جاتے ہیں، اس کی گود ہری ہو جاتی ہے، اس کی بیماری دور ہو جاتی ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ محض اس ایک افواہ کے ساتھ اس پیر کے دروازے پر لوگوں کا ہجوم اکٹھا ہو جاتا ہے، اس لیے کہ لوگوں نے سمجھا کہ اس پیر کے تعویذ بڑے

کام کے ہیں۔

اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص بڑی زمینوں اور بڑے پیسے کا مالک ہے ، ہماری روزی اس کے ہاتھ میں ہے ہمیں تنخواہ اس نے دینی ہے تو ہم بھی اسے جھک کر سلام کرتے ہیں ، اگر ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ یہ کون ہے تو ہم اسے سلام کرنے کی زحمت بھی نہیں کرتے۔

اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ یہ ہماری مل کا ، ہماری فیکٹری کا ، ہماری دوکان کا ، ہمارے کارخانے کا مالک ہے ، ہماری تنخواہ اس کے ہاتھ میں ہے اگر ہم نے سلام نہ کیا تو شاید ہمیں اپنی مل سے نکال دے تو ہم اس سے بڑی محبت وچاہت اور عقیدت واحترام کا اظہار کرتے ہیں اسے خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اس کی ناراضگی سے بچتے ہیں۔

اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ فلاں ڈاکٹر بہت سمجھدار ہے اس کے علاج سے مریضوں کو شفاء مل جاتی ہے تو اس ڈاکٹر کے کلینک پر لوگوں کا ہجوم ہو جاتا ہے۔ اور اگر کسی ڈاکٹر کی غلط شہرت عام ہو جائے ، اس کے کلینک پر کئی مریضوں کی اموات واقع ہو جائیں ، اس کی بے احتیاطی اور لاپرواہی کی باتیں عام ہو جائیں تو لوگ اس کے کلینک کا رخ نہیں کرتے۔

یہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ انسانوں کے بارے میں ہمیں اچھی یا بُری معرفت مل جائے تو اس کے بارہ میں ہمارے رجحانات تبدیل ہو جاتے ہیں اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں بڑی قوتوں کا مالک ہے اس کے پاس بڑی عمدہ ٹیکنالوجی ہے ، بڑا اسلحہ ہے وہ اپنے دشمن کو ہزاروں میل کے فاصلے سے بھی نشانہ لگا کر اسے ہلاک کرسکتا ہے ، ہم اس کے سامنے جھک جاتے ہیں اس کی ہر بات مانتے ہیں ۔ یہ انسان کی فطرت ہے کہ اسے جس بات کی معرفت حاصل ہو جائے اس کی فکر اور سوچ اسی کے مطابق بن جاتی ہے۔

اگر ہمیں اللہ تعالی کی صحیح معرفت حاصل ہو جائے کہ اللہ تعالی کیا ہے؟ اللہ سبحانہ وتعالی کون ہے؟ کن قوتوں کا مالک ہے؟ کن طاقتوں کے خزانے اس کے پاس ہیں؟ تو پھر ہمارے اندر بھی وہ ایمان پیدا ہو جائے جو حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوا تھا ، کہ رسیوں سے باندھ کر دھوپ میں پھینک دیا جاتا ہے تب بھی ان کی زبان سے احد، احد کے الفاظ نکلتے ہیں کہ

نہیں تم جو چاہو کر لو مجھے اللہ کی معرفت مل گئی ہے، اس اللہ کو
پہچاننے کے بعد اب میں کسی اور کے در پر نہیں جھکوں گا۔

اگر ہمیں صحیح معنوں میں اللہ عزوجل کی معرفت مل جائے تو پھر سیدنا خباب بن ارتؓ کی طرح ہمیں بھی ایمان پر استقامت نصیب ہو جائے، کہ اگر کوئلوں اور جلتے ہوئے انگاروں پر لٹادیا جائے، انگارے اور کوئلے چربی سے بجھ جائیں، تب بھی زبان پر صرف ایک اللہ کا نام ہو ، دل پر اسی کی حکمرانی ہو ،جسم اسی کے شاروں پر حرکت کرے۔ اس لیے کہ صحیح معرفت حاصل ہو چکی ہے، کہ اللہ کیا ہے؟ کن قوتوں کا، کن خزانوں کا مالک ہے؟ اس لیے وہ ہر در کو چھوڑ کر صرف ایک اللہ کریم کے در پر جھک گئے، تو اس لیے ہمیں بھی اللہ وحدہ لاشریک کی معرفت حاصل کرنی چاہیے رب ذوالجلال نے ان آیات میں یہی فرمایا: کہ اللہ وہ ذات ہے جو آسمان سے پانی کو اتارتا ہے کیا تمہارا کوئی معبود؟ یا اس دنیا کی کوئی طاقت اس بات کا دعویٰ کرسکتی ہے؟ کہ آسمان سے پانی نازل کرنے کا اختیار مجھے ہے میں جب چاہوں آسمان سے بارش برسادوں جب چاہوں بارش کو روک دوں۔

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ أَن تُنبِتُوا شَجَرَهَا أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُون

(60)(سورة النمل)

کیا دنیا کی کوئی طاقت کوئی قوت ایک اللہ سبحانہ وتعالی کے سوا اس بات کا دعویٰ کرسکتی ہے کہ بارش میرے اختیار میں ہے میں جب چاہوں بارش برسا کر زمین کو سرسبز و شاداب کردوں ،میں جب چاہوں بارش کو برسا کر زمین میں سیلاب لا کر اپنی نافرمان قوموں کو تباہ و برباد کردوں، اور جب چاہوں بارش روک کر قحط سالی سے اپنے بندوں کو عبرت دلاؤں، کیا دنیا کی کوئی طاقت اس کا دعویٰ کرسکتی ہے؟ نہیں آج تک دینا کی کسی طاقت نے بھی کسی ذات نے بھی نہ اس بات کا دعویٰ کیا ہے اور نہ کسی کے پاس یہ قوت ہے کہ بارش اور بادل اس کے اختیار میں ہوں۔

تو وہ ذات جس کے اختیار میں یہ بارشیں ہیں جس کے اختیار میں یہ بادل ہیں جس بارش سے ہماری زندگی وابستہ ہے اگر بارش نہ ہو تو زندگی کس طرح تکلیف دہ بن جاتی

ہے؟ آپ نے گزشتہ سالوں میں دیکھا کہ پاکستان کے ریگستانی علاقوں چولستان میں بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے کس طرح انسانیت بلبلائی ، کس طرح لوگ اپنے علاقوں کو چھوڑ کر دیگر علاقوں میں نکل گئے۔ رب ذوالجلال اگر بارش کو بند کردے تو پھر یہ زمین بنجر ہو جائے یہ زمین فصلیں پیدا کرنے سے انکار کردے، ہماری خوراک اور روزی کا انحصار اس زمین کی پیداوار پر ہے اور زمین کی پیداوار کا انحصار بارش کے پانی پر ہے۔

تصور کریں: اگر زمین پر ہمیشہ کے لیے رات چھاجائے کبھی دن نہ آئے، کیا زمین پر انسانی زندگی ممکن ہوگی؟ رب ذوالجلال نے دن اور رات کے نظام کے ساتھ اس زمین پر انسانی زندگی بلکہ ہر قسم کی زندگی کو قائم کیا، اگر اللہ تعالی یہ دن اور رات نہ بناتے تو پھر دنیا کی کون سی طاقت ہے جو یہاں دن رات لے آتی؟ کیا کوئی طاقت ہے جو اپنی مرضی سے دن اور رات کو چھوٹا یا بڑا کر سکے، کیا کوئی اس بات کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ کہ دن اور رات میرے اختیار میں ہیں جب میں چاہوں دن کو چھوٹا کردوں، بڑا کردوں، رات چھوٹی کردوں بڑی کردوں۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَداً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَاء أَفَلَا تَسْمَعُونَ (71) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَداً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلَا تُبْصِرُونَ (72) وَمِن رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

(73) (سورۃ القصص)

جب کوئی اس بات کا دعوے دار نہیں ہے تو صرف وہ ایک اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات ہے جو ان قوتوں کی مالک ہے جس کے اختیار میں رات بھی ہے دن بھی ہے جس کے اختیار میں یہ سورج، چاند اور ستارے ہیں جس کے اختیار میں یہ سمندر ہے اور اس نے سمندر کو ہمارے تابع کردیا ہے جس سے ہم تازہ گوشت بھی حاصل کرتے ہیں، اور موتی اور جواہرات بھی حاصل کرتے ہیں جو ہماری تجارت کا اور خوراک کا ذریعہ ہیں، اور اس سمندر کے ساتھ ہمارے ہزاروں میلوں کے فاصلے بحری جہازوں کے ساتھ طے ہوتے ہیں۔

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِن كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْماً طَرِيّاً وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (12) (سورة الفاطر)

رب ذوالجلال نے ان آیات میں ہمیں اس بات پر غوروفکر کرنے کی دعوت دی کہ ذرا تم سوچو میرے سوا کوئی ذات ان قوتوں کی نہ مالک ہے نہ دعوے دار ہے اگر کوئی ہے تو آئے میرے سامنے میرے بنائے ہوئے نظام کو ختم کر کے اپنی مرضی سے دن اور رات کا نظام بنا کر دکھائے کوئی قوت ہے تو نکلے اور بارش برسائے اور بارش پر اپنا کنٹرول ثابت کرے۔لیکن آج تک کوئی قوت اور کوئی طاقت نہ اس بات کا دعویٰ کر سکی اور نہ کوئی طاقت اور قوت اس قابل ہے کہ اللہ کے نظام کو اپنے گرفت میں لا سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دعوت فکر دے رہے ہیں کہ ذرا! حیوانات کی زندگی پر نگاہ ڈالو، یہ بکریاں، یہ گائیں، یہ بھینسیں، جن سے ہم تمہیں دودھ مہیا کرتے ہیں۔کیا کوئی طاقت ہے جو اس چارے سے دودھ نکال کر دکھائے؟ ہم نے ہی حیوانات پیدا کیے، مویشی پیدا کیے، جو چارہ کھاتے ہیں اور جو چارے کے بعد جب ان کے جسم میں خون گوشت اور گوبر بنتا ہے، ہم ان کے درمیان سے دودھ نکال کر تمہاری خوراک کا سامان مہیا کرتے ہیں کیا اللہ کے سوا کوئی اور ذات ہے جو اس طریقے سے یا کسی اور طریقے سے دودھ بنا سکے، دودھ تو ایک ایسی چیز ہے جو صرف اللہ عزوجل ہی بنا سکتے ہے خالق کے سوا مخلوق کو آج تک یہ ہمت اور طاقت نہ ہو سکی کہ فطری دودھ جیسا دودھ تیار کر سکے۔جو وٹامنز ،توانائیاں اور خوبیاں ایک فطری اور طبعی دودھ میں ہے کسی اور چیز میں نہیں ہے۔

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَناً خَالِصاً سَآئِغاً لِلشَّارِبِينَ (66) وَمِن ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَراً وَرِزْقاً حَسَناً إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (67) (سورة النحل)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ ہم نے تمہارے لیے اس زمین میں انگور اور کھجوریں پیدا کیں، جس سے تم مشروبات تیار کرتے ہو، بہترین رزق حاصل کرتے ہو۔

اور اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کو یہ سمجھا دیا کہ وہ پہاڑوں اور درختوں پر اپنے چھتے بنائے ہر قسم کے پھل سے کھائے اور اپنے رب کے سکھائے ہوئے اسلوب زندگی پہ چلتی رہے۔ اور اس کے پیٹ سے مختلف رنگوں کا شہد نکلے گا جس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔

وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتاً وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ (68) ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلاً يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (69) (سورة النحل)

اس چیز پر غور کرلو کہ شہد کی مکھی کس طرح پھلوں سے رس چوستی ہے؟ کس طرح اس رس سے شہد بنتا ہے؟ شہد میں شفاء بھی ہے کیا تمہارے اندر کوئی ایسی قوت ہے؟ کیا تم نے کبھی کوئی ایسی مشینری بنائی ہے؟ جو پھلوں کے رس سے اس انداز سے شہد بنا سکے؟ نہیں جو شہد بھی ہوگا مصنوعی ہوگا جعلی ہوگا اسے آپ قبول نہیں کرینگے وہی شہد، شہد ہے جو مکھی بناتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے نظام زندگی پہ چلتے ہوئے جو شہد تیار کرتی ہے اسی میں شفاء ہے، وہ ہی سب کے لیے قابل قبول ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس انداز میں ہمیں یہ دعوت فکر دی ہے کہ اس کائنات پر غور کرو، یہ کائنات تمہیں یہ بات سمجھائے گی، کہ ایک اللہ کے سوا کوئی ذات نہ عبادت کے لائق ہے نہ اس کے سوا کوئی رازق ہے، نہ خالق، نہ کوئی مددگار، نہ کوئی تمہاری مشکلیں آسان کرنے والا ہے اور نہ کوئی تمہاری حاجات کو پورا کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بڑے خوبصورت باغات بنائے جن باغات کو ہم جنت نظیر کہتے ہیں، جن باغات کو دیکھ کر ہم خوشی اور مسرت حاصل کرتے ہیں، جس ذات نے ان باغات کو بنایا وہی ذات اس قابل ہے کہ ہماری مشکلیں آسان کرے ہماری حاجات کو پورا کرے وہی ذات ہے جس کے سامنے ہمارا سر جھکنا چاہیے ہماری پیشانی جھکنی چاہیے ۔ کون ہے؟ اللہ کے سوا جو کسی مجبور و لاچار کی پکار سنے اور اس کی مصیبت کو دور کرے، کیا اللہ کی ذات کے سوا کوئی اور ہے؟ کیا جب آپ کہیں مصیبت میں پھنسے ہوئے ہوں، کسی صحرا میں، کسی جنگل میں، کسی دریا میں، کسی سمندر

میں، کسی تاریکی میں، بلکہ کوئی بھی انسان جو تنہائی میں کسی مصیبت میں ہو تو کون سی ذات ہے جو اس وقت تمہاری مدد کر سکتی ہے؟ کیا اللہ کے سوا کوئی اور ذات ہے جو ان مشکل حالات میں تمہاری امداد کر سکے؟

أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ (62) (سورة النمل)

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر ابن کثیر میں ذکر کرتے ہیں کہ ایک شخص کسی جہاد میں شریک تھا تو سفر کے دوران اس کے گھوڑے نے چلنے سے انکار کر دیا وہ مجاہد پریشان ہوتا ہے، کہ عین حالت جنگ میں میرا گھوڑا جس نے کبھی یہ کام نہیں کیا کبھی اڑا نہیں، اب کیوں چلنے سے انکار کر رہا ہے؟ اس گھوڑے سے مخاطب ہوتا ہے کہ میں نے تمہیں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے پالا تھا تجھے خوراک دی تھی تیری ضرورت پوری کی، لیکن آج جب جہاد کا لمحہ آیا تو تُو چلنے سے انکار کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس گھوڑے کو قوت گویائی عطاء کی، اس گھوڑے نے کہا کہ اے میرے مالک! یہ بات درست ہے تو نے میری خوراک کا اہتمام کیا تھا لیکن تو نے مجھے جس ملازم کے حوالے کر دیا تھا تیرا وہ ملازم مجھے پوری خوراک نہیں دیتا تھا، مجھے بھوکا رکھتا تھا، تو مجاہد کہنے لگا! کہ میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آج کے بعد میں تمہیں خود کھلاؤں گا اپنی جھولی میں تیرا چارہ ڈال کر تجھے کھلاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس کو چلنے کی تلقین کر دی گھوڑا چلا جہاد میں شریک ہوا جب واپس آتا ہے ،تو ہمیشہ یہ شخص اپنے گھوڑے کو اپنی جھولی میں چارہ ڈال کر کھلاتا تھا لوگوں نے پوچھا تو اس نے ساری بات بتا دی۔ پھر یہ بات عام ہوگئی کہ فلاں کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا جب روم کے عیسائی بادشاہ کو یہ معلوم ہوا تو اس نے کہا کہ جب تک مسلمانوں کے اندر اس قدر نیک اور صالح لوگ موجود ہیں اس وقت تک ان مسلمانوں کو کسی میدان میں شکست نہیں دی جا سکتی۔ اس شخص کو اغواء کیا جائے اسے ہلاک کر دیا جائے تو روم کے بادشاہ نے اپنا ایک شخص جو پہلے مسلمان تھا پھر مرتد ہو گیا اسے بھیجا کہ جاؤ اس مسلمان کو کسی بھی طریقے سے اٹھا کر لے آؤ۔ وہ مرتد تھا مسلمان بن کر آتا ہے اور اس نیک مسلمان کے پاس کچھ عرصہ گزارتا ہے خدمت کرتا ہے ظاہر یہ کرتا ہے کہ میں

مسلمان ہوں پھر ایک بہانے کے ساتھ اسے ساحل سمندر پر لے جاتا ہے، ادھر بادشاہ کو پیغام بھیجا کہ میں فلاں مقام پر جارہا ہوں اپنے افراد وہاں بھیج دو تاکہ اس کو پکڑیں اور اٹھا کر لے جائیں۔

جب یہ شخص سمندر کے قریب پہنچتا ہے ادھر سے بادشاہ کے آدمی آجاتے ہیں اسے پکڑنا چاہتے ہیں تو یہ شخص اللہ سے دعا کرتا ہے اور کہتا ہے: کہ اے اللہ ان لوگوں نے مجھے تیرے نام کے ساتھ دھوکا دیا ہے۔

یہ شخص مسلمان بن کر میرے پاس آیا میں نے مسلمان سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا، لیکن ان لوگوں نے اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مجھے دھوکہ دیا۔

فوراً دو درندے آتے ہیں اور ان کو چیر پھاڑ کر چلے جاتے ہیں۔

أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ (62) (سورة النمل)

کون ہے اس اللہ کے سوا؟ جو ان مشکل حالات میں تمہاری مدد کرے۔ جہاں کوئی تمہاری مدد نہیں کرسکتا۔ کون ہے اللہ کے سوا جو تمہاری حاجت اور مشکل کو پورا کرے؟ ایک اللہ کے سوا کوئی ذات ایسی نہیں ہے جو تمہاری بگڑی بنائے اور تمہاری مشکل آسان کرے۔ کون ہے جو تمہیں سمندروں اور رات کی تاریکی میں راستہ دکھاتا ہے؟ جنگل اور صحرا میں کوئی راستہ نہیں ہے، سڑکیں نہیں ہیں، رات کی تاریکی ہے، سمندر کا سفر ہے، کون سی ذات ہے جس نے تمہیں یہ صلاحیت عطا کی، کہ تم راستے تلاش کرتے ہو۔ اس آبادی میں جہاں سڑکیں بنی ہوئی ہیں، راستے بنے ہوئے ہیں، یہاں بھی تم راستہ بھول کر دور جا نکلتے ہو۔ لیکن جس سمندر میں کوئی سڑک نہیں ہے، کوئی راستہ نہیں ہے، اللہ تعالی نے تمہارے لئے ایسی چیزیں پیدا کردی ہیں کہ تم سمندروں میں اور رات کی تاریکی میں ان آلات کے ساتھ صحیح سمت معلوم کرلیتے ہو۔

اللہ تعالی کے سوا کون سی ایسی ذات ہے جو مخلوق بنائے اور مخلوق کے فنا ہو جانے کے بعد اسے پھر سے پیدا کرے؟ جو آسمان وزمین سے تمہیں روزی عطا کرے۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی الہ ہے؟

ایک صحابیؓ سید کائنات ﷺ کے پاس آتا ہے، مسند احمد کی روایت ہے پوچھتا ہے

اللہ کے رسول ﷺ آپ کس بات کی دعوت دے رہے ہیں ؟کس جانب بلارہے ہیں؟تو آپ ﷺ نے فرمایا:''ادعو الی اللہ وحدہ''،میں ایک اللہ کی جانب بلارہا ہوں۔

اللہ وہ ذات ہے جس کی جانب میں بلارہا ہوں کہ اگر کسی جنگل و صحرا میں تمہاری سواری گم ہوجائے اور تمہارے پاس نہ کھانے پینے کا سامان ہو، نہ تمہارے پاس سفر کے لئے اور کوئی چیز ہو، تو تم اس اللہ کو پکارو وہ تمہاری سواری تمہیں واپس دلادے گا، تم کسی سفر پر جارہے ہو تمہاری گاڑی خراب ہوجائے وہاں کوئی انسان نہ ہو، تم سفر نہ کرسکو تو بتاؤ کون سی ذات ہے جسے تم پکارو گے؟ اور وہ تمہارے سفر کا سامان بھی تمہیں عطا کردے اور تمہاری خوراک کا بھی اہتمام فرمادے۔

تو وہ صحابی کہتے ہیں مجھے نصیحت کیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ کسی انسان کو گالی نہ دو اور کسی بھی اچھے کام کو حقیر نہ سمجھو کوئی بھی نیک کام ہے اچھا کام ہے تم اسے معمولی سمجھ کر چھوڑ نہ دو، تم اپنے بھائی سے مسکرا کر ملو، اسے معمولی بات نہ سمجھنا اور اس کو نہ چھوڑنا اگر تم اپنے بھائی کے برتن میں پانی کے چند گھونٹ ڈال دو یہ بہت اچھا کام ہے اسے معمولی سمجھ کر نہ چھوڑ دینا، کسی بھی معمولی کام کو حقیر نہ سمجھو اسے ضرور کرو۔اور اپنی چادر اور شلوار کو ٹخنوں سے نیچا نہ کرنا، یہ تکبر کی علامت ہے اور اللہ تعالی کو تکبر ناپسند ہے۔تو آپ ﷺ نے بتایا: وہ اللہ جس کی جانب میں بلارہا ہوں، وہ اللہ کون ہے، وہ اللہ کس قوت کا مالک اور کس طاقت کا مالک ہے؟ رب ذوالجلال نے قرآن حکیم میں بھی ہمیں تین باتیں کہیں ہیں۔

أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ (63) أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ (64) لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ (65) إِنَّا لَمُغْرَمُونَ (66) بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ (67) أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ (68) أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ (69) لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ (70) أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ (71) أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ (72) (سورۃ الواقعۃ)

کیا تم نے کبھی غور کیا جو تم زمین میں اگاتے ہو۔ کیا زمین کی پیداوار تمہارے

اختیار میں ہے، یا ہم اسے اگاتے ہیں،اگر یہ زمین کی پیداوار تمہارے اختیار میں ہوتو پھر ہر سال اس میں کمی بیشی کیوں ہوتی ہے۔ اگر ہم چاہیں تو تمہاری فصلوں کوتباہ وبرباد کردیں۔ پھر تو تم کہو گے۔ہم تو مالی لحاظ سے تباہ ہو گئے ہیں۔ساری فصل تباہ ہوگئی ہے ہم نے کھاد، بیج اور پانی پہ اتنے پیسے خرچ کیے،سب کچھ تباہ وبرباد ہوگیا۔ بلکہ ہم تو محروم ہو گئے ہیں،خالی ہاتھ ہو گئے ہیں۔کیا تم نے کبھی غور کیا یہ پانی جس سے تم پیاس بجھاتے ہو۔کیا ہم اس پانی کو آسمان سے اتارتے ہیں یا تم اتارتے ہو۔ یہ پانی جو تمہاری زندگی کی ضمانت ہے پانی کے بغیر زندگی کا تصور نہیں ہے،کیا یہ پانی ہمارے اختیار میں ہے، ذرا غور کیجئے ان علاقوں میں جہاں زمین میں پانی نہیں ہے۔بہت گہرا ہو چکا ہے، جہاں لوگ پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں۔اگر ہم چاہیں تو اس سارے پانی کو کڑوا بنادیں،تم اپنے رب کا شکرادا کیوں نہیں کرتے ہو۔

یہ پانی جسے ہم نے میٹھا بنایا ہے۔اس قابل بنایا کہ تم اسے پی سکو،ہم چاہیں تو اس پانی کو کڑوا بنادیں،اورآپ جانتے ہیں کہ فیصل آباد کی زمین کا پانی کس طرح کا ہے۔اگر آج میٹھا پانی میسر نہ ہو، زمین کا سارا پانی کڑوا ہو جائے،تو کون سی ذات ہے جو ہمیں میٹھا پانی مہیا کرے۔کیا تم نے غور کیا اس آگ پر جس سے تم اپنی فیکٹریاں چلاتے ہو اپنی خوراک حاصل کرتے ہو۔کیا اس آگ کا سامان ہم نے مہیا کیا ہے یا تم اسے پیدا کرنے والے ہو؟

قرآن حکیم میں بے شمار آیات ہیں جو ہمیں اس بات کی دعوت دیتی ہیں کہ غور کرو تم ایک اللہ کو چھوڑ کر کس کے سامنے اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے ہو،کس کے سامنے پیشانی کو جھکاتے ہو،اگر تمہیں اللہ تعالی کی صحیح معرفت حاصل ہو جائے کہ اللہ کن قوتوں کا مالک ہے تو پھر تمہارے سامنے دنیا کی سپر پاوریں ہیچ ہو جائیں،کبھی کسی سپر پاور کا خوف تمہارے دل میں نہ آئے،کبھی کسی سرمایہ دار کا کسی مل آنر کا خوف تمہارے دل میں نہ آئے۔

تم اگر جھکو تو اللہ تعالی کے سامنے جھکو،تمہیں اس بات کا یقین ہو جائے کہ ہماری روزی اس اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے، ہماری زندگی اس اللہ مالک الملک کے ہاتھ میں ہے۔ہماری صحت اس اللہ وحدہ لاشریک کے ہاتھ میں ہے۔دنیا میں ایسی کوئی

(باقی صفحہ نمبر 44)